۶۹

اللہ کی نعمت سے ہم بھائی بھائی بن گئے ہیں

(فرمودہ ۲۱- مئی ۱۹۱۵ء)

حضور نے تشہّد' تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ- وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا وَ اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا وَ کُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ[1]-

پھر فرمایا:-

کسی جماعت کی ترقی کیلئے اس بات کی بہت ضرورت ہوتی ہے کہ اس کے سب افراد آپس میں ایک ہوجائیں- جب تک کوئی جماعت فرد واحد کی طرح نہیں ہوجاتی' ترقی نہیں کرسکتی خواہ وہ جماعت دینی ہو یا دنیوی- کیونکہ تمام کامیابیوں اور ترقیوں کیلئے خداتعالیٰ نے یہ قاعدہ جاری کیا ہوا ہے کہ جب تک ساری جماعت ایک نہ ہوجائے' لڑنا جھگڑنا' دشمنی و نفاق' حسدو کینہ' بُغض اور عداوت کو چھوڑ نہ دے' اُس وقت تک ترقی نہ کرے- جیسے کوئی انسان اس وقت تک کوئی سکھ اور آرام نہیں پاسکتا جب تک کہ اس کے تمام اعضاء میں مناسبت اور درستی نہ ہو اور وہ ایک دوسرے کے مُمِدّ اور معاون نہ ہوں- ایسے ہی کوئی قوم اُس وقت تک آرام اور سکھ نہیں پاسکتی جب تک کہ اس کا ہرایک فرد دوسرے کے دکھ کو اپنا دکھ اور دوسرے کے آرام کو اپنا آرام نہ سمجھے- دیکھو کسی طبیب کی طبیعت وہاں علاج کرنے سے

گھبراتی ہے جہاں ایک بیماری کا علاج کرے تو دوسری پیدا ہوجائے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اگر وہ جگر کا علاج کرتا ہے تو معدہ خراب ہوجاتا ہے اور اگر معدہ کا علاج کرتا ہے تو سینہ خراب ہوجاتا ہے۔ پس جہاں دو چیزیں ایسی مقابلہ میں آجاتی ہیں کہ ایک سے دوسری بیماری اور دوسری سے تیسری بیماری پیدا ہوجاتی ہے اور ایک عضو کے ساتھ دوسرا بیمار ہوجاتا ہے تو اس وقت انسان کو آرام نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح جس قوم کے افراد ایسے ایک دوسرے سے دور ہوں کہ اگر ایک کو سُکھ پہنچے تو دوسرے کو دکھ محسوس ہو اور اگر ایک کو تکلیف پہنچے تو دوسرے کو آرام ہو اس قوم کیلئے کسی قسم کی ترقی کی امید نہیں ہوسکتی۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کو خداتعالیٰ نے بار بار قرآن شریف میں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو اور کامیاب قوم بننا چاہتے ہو تو آپس کے لڑائی جھگڑوں کو چھوڑ کر ایک ہوجاؤ۔ فرمایا وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا کہ آپس کے اختلافات کو چھوڑ دو اور حبل اللہ کو مضبوط پکڑلو۔ جب تمام آدمی ایک رسّہ کو پکڑلیتے ہیں تو مَیں نے دیکھا ہے ان میں سے اگر ایک کو جھٹکا لگے تو سب کو لگتا ہے گویا خداتعالیٰ نے اتفاق اور اتحاد کا یہ نشان بتایا ہے حبل اللہ کو ایسا مضبوط پکڑو کہ ایک کے سکھ میں سارے سکھ محسوس کرو اور ایک کے دکھ میں سب کو دکھ پہنچے جب کسی قوم کے لوگ ایسے ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ایسی قوم کی ترقی کے راستے کھول دیتے ہیں۔

ہماری جماعت کو جہاں اور بڑے بڑے کاموں کی طرف توجہ ہے وہاں اس طرف بھی بہت توجہ کرنی چاہیئے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ اس میں ابھی کمی ہے جہاں کوئی جھگڑا یا اختلاف ہوتا ہے وہاں ذاتی اغراض کو مدنظر رکھ کر جماعت کے اغراض و مقاصد کو قربان کیا جائے تو افسوس کی بات ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اُس وقت تک کبھی ترقی نہ ہوگی جب تک کہ ذاتی فوائد کو قومی فوائد پر قربان نہ کیا جائے گا۔ پس ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ اس طرف بہت توجہ کریں کیونکہ جب تک تمام قوم میں اتحاد اور اتفاق نہ ہو اور تمام قوم ایک سِلک میں منسلک نہ ہو اور ہر ایک دوسرے کے دُکھ سکھ کو اپنا دُکھ سکھ نہ سمجھے ترقی ہونا ناممکن ہے۔ کبھی کوئی انسان یہ نہ دیکھے گا کہ کسی کی آنکھ کو دُکھ ہو اور اس کا باقی جسم آرام میں ہو یا ناک، کان، ہاتھ، پاؤں وغیرہ اعضاء میں تکلیف ہو تو باقی جسم میں دکھ نہ ہو۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ آپس میں جسم کے اعضاء کی طرح ہوجائیں بیمار اعضاء کی طرح نہیں بلکہ

تندرست اعضاء کی طرح ہوجائیں کیونکہ جب تک یہ نہیں ہوگا قومی ترقی مشکل اور نہایت مشکل ہے۔ پھر آپس کے اختلافات میں کئی جھگڑے ہوتے ہیں جن کا اگر نتیجہ دیکھاجائے تو یہ ہوتا ہے کہ اپنے کسی رشتہ دار کا خواہ وہ غیراحمدی ہی کیوں نہ ہو لحاظ کرکے احمدی کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ پس جو ایسا کرتا ہے وہ قومی اتحاد اور اتفاق کو پراگندہ کرتا ہے اور قومی یک جہتی کو توڑتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جو کوئی جماعت میں داخل ہوگیا وہ اپنا ہوگیا اور سب امیروغریب ایک ہوگئے۔ وہی ایک دوسرے کے رشتہ دار ہیں' وہی ایک دوسرے کے عزیز ہیں اور وہی ایک دوسرے کے دوست اور مُحِبّ ہیں۔ باقی دوسروں سے جب مذہبی جدائی ہوگئی تو پھر وہ جسمانی رشتہ دار کہاں ہوسکتے ہیں۔ پس یہی ہماری برادری ہے جو خداتعالیٰ نے لاکھوں کی تعداد میں پیدا کردی ہے۔ جو بھی احمدی ہے وہ ہمارا رشتہ دار' ہمارا عزیز اور ہمارا پیارا ہے' وہ ہم میں سے ہے اور ہم اس سے ہیں اور جو احمدی نہیں وہ ہمارا کچھ بھی نہیں۔ ہاں اس کے ساتھ اس وقت اور اس حد تک تعلق ہے جہاں تک کے دنیا کے چین اور امن میں اس سے فائدہ پہنچتا ہے اور دنیاوی کاروبار اس سے متعلق ہیں۔ مگر تمدن قومی اور جماعت کے فوائد کا جہاں تک تعلق ہوگا اور جماعت اور قوم کو جہاں اس سے نقصان پہنچتا ہوگا وہاں وہ کچھ بھی نہیں ہوگا اور وہی ہمارا بھائی وہی ہمارا عزیز ہوگا جو ہماری قوم میں سے ہوگا' اسی کے فوائد ہمارے زیر نظر ہوں گے۔ جب تک یہ بات پَیدا نہ ہوجائے اُس وقت تک یہ خیال کرلینا کہ خداتعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے نصرت اور مدد آئے گی محال ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا - تم میری نعمت کو یاد کرو تم ایک دوسرے کے دشمن تھے میں نے تمہیں بھائی بھائی بنادیا۔ کیا ہی لطیف بات بیان فرمائی کہ جب ہم نے تمہاری دشمنی کو مٹا کر تمہیں دوست بنادیا ہے اور تم ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہوگئے ہو تو بھائی کے ساتھ بھائی کو محبت رکھنا کیا مشکل ہے؟ بھائی کس طرح بنادیا۔ بھائی ان کو کہا جاتا ہے جو ایک باپ کے بیٹے ہوتے ہیں اور ان کا آپس میں اس لئے سلوک ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک باپ کے بیٹے ہیں۔ دنیا میں جب لڑائیاں اور فساد پَیدا ہوجاتے ہیں تو خداتعالیٰ اپنے مامور کو بھیج دیتا ہے۔ پس جتنے لوگ اس مامور سے تعلق پَیدا کرتے جاتے ہیں وہ ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہوجاتے ہیں۔ تو خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ایک آدمی کے ساتھ تعلق کرا کر

تم کو ایک باپ کے بیٹے بنادیا اور یہ اس حالت میں بنایا جب کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے حالانکہ دشمن سے دوستی پیدا کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ جب ہم نے تمہیں دشمنوں سے ایک دوسرے کے بھائی بنادیا تو تم ایسے کاموں سے پرہیز کرو جن سے بھائی دشمن بن جائے۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ خدا نے اپنے فضل سے ہمیں بھائی بھائی بنادیاہے تو اب یہ تمہارا کام ہے کہ اس برادرانہ تعلق کو کمزور نہ کرو بلکہ مضبوط کرو اور یہ اسی صورت میں ہوسکتاہے کہ آپس میں لڑائی جھگڑے نہ ہوں' ایک بھائی کے مفاد کو اپنا مفاد سمجھا جائے' ایک بھائی کے دکھ کو اپنا دکھ خیال کیا جائے اور ایک بھائی کے سکھ کو اپنا آرام سمجھا جائے۔ ہماری جماعت کو تو کچھ مشکل ہی نہیں کیونکہ یہ ایک عادل گورنمنٹ کے زیر سایہ ہے لیکن جہاں ایسا نہیں ہوتا وہاں وہ قوم بہت جلد تباہ ہوجاتی ہے جس میں اتحاد نہ ہو اور جس کے افراد بھائی بھائی کی طرح نہ ہوں۔ حالات قومی کے بڑھنے کے ساتھ لڑائی اور فساد بھی بڑھتے ہیں ان کی وجہ سے قومیں بہت سی برکتوں سے محروم ہو جاتی ہیں اس لئے ہماری جماعت کو خیال رکھنا چاہیئے کہ اگر جھگڑا اور فساد کے وقت ایک آدمی گرم ہے تو دوسرا نرم ہوجائے۔ اگر ایسا کروگے تو دیکھو گے کہ اسی گرم آدمی کے ساتھ ایسا اتحاد ہوجائے گا کہ وہ تمہاری جگہ خون بہانے کو تیار ہوگا۔ اگر ایک لڑائی کیلئے ہاتھ اُٹھائے تو دوسرا نہ اٹھائے۔ اُس وقت کے گزرجانے کے بعد دیکھنا کس قدر فائدہ ہوتا ہے۔ تھوڑی سی دیر کیلئے منہ کو بند نہ کرکے جھگڑے کو طول دینے کی وجہ سے قومی مفاد کو پراگندہ کردینا بہت نادانی ہے۔ پس ہماری جماعت کو اس کا بہت خیال رکھنا چاہیئے۔ ہماری برادری اور رشتہ دار احمدی جماعت ہونی چاہیئے بلکہ احمدی کیا اسلام ہونا چاہیئے کیونکہ اسلام وہی ہے جو ہمارے پاس ہے۔ احمدی تو تمیز کیلئے نام رکھا گیا ہے۔ اسلام تمام رشتہ داریوں کو مٹاکر ایک ایسی وسیع پیمانہ پر رشتہ داری مقرر کردیتا ہے جس میں ہر قوم ہر ملک اور ہر طبقہ کے لوگ ہوتے ہیں اور جو بھی اسلام قبول کرتا ہے وہ دوسروں کا بھائی بن جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو اس بات کی توفیق دے کہ تمام جماعت ایک رشتہ میں مربوط ہو اور وہ مشکلات جو کسی جماعت کی ترقی میں روک ہوجاتی ہیں آسان ہوکر ترقی کا راستہ صاف ہوجائے۔

(الفضل ۲۷۔ مئی ۱۹۱۵ء)

لہ آل عمران: ۱۰۲'۱۰۳